بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۹ شوال ۱۳۹۱ھ ۲۸ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۲۸ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ نازک حالات میں اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر پورا بھروسہ رکھو

ہمارا خدا زبردست قدرتوں کا مالک ہے، وہ کبھی مومنوں کا ساتھ نہیں چھوڑتا

مادی ذرائع کی کمی کے باوجود خدا کا یہ وعدہ ہے کہ بالآخر مومن ہی کامیاب ہوں گے

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز ارشاد

ربوہ ۲۶ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد مبارک میں ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ملک کے موجودہ حالات کا ذکر کیا اور نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ ہدایت اور وعدہ کے مطابق ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے اس امر پر یقین رکھیں کہ ہمارا خدا زبردست قدرتوں والا خدا ہے وہ کبھی مومنوں کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ بظاہر مادی سامان اور ذرائع کی خواہ کتنی ہی کمی نظر آئے لیکن اس کا یہ وعدہ ہے کہ بالآخر مومن ہی کامیاب و کامران ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ بشرطیکہ ہم ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے والے بنیں۔

حضور نے سورۂ احزاب کے دوسرے رکوع اور اس میں بیان کردہ مضمون سے متعلق سورۃ آل عمران اور سورۃ القمر کی بعض آیات کی روشنی میں یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بنیادی طور پر یہ بات سمجھائی ہے کہ اُمّتِ مسلمہ پر جب بھی ایسے حالات آئیں جبکہ دنیا کے سب حیلے جاتے رہیں یا دی سامان کی کمی نظر آئے اور دشمن ہر طرف سے جمع ہو کر گھیرا ڈالنے کی کوشش کرے تو ایسے حالات میں دو چیزیں نمایاں نظر آتی ہیں۔ (۱) منافق کا نفاق ظاہر ہو جاتا ہے۔ (۲) مومن کا حسن ایمانی ظاہر ہو جاتا ہے اور دنیا کو علم ہو جاتا ہے کہ وہ مسلمان جس نے اپنے رب کی قدرتوں کے زندہ نظارے دیکھے ہوتے ہیں اور جو علیٰ وجہ البصیرت عرفان الٰہی کا حامل ہوتا ہے اس کا ایمان کتنا مضبوط اور مستحکم ہے۔

حضور نے جنگ احزاب میں مسلمانوں کی بے سرو سامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

آج ہمارے ملک کو بھی کچھ ایسے ہی حالات درپیش ہیں۔ دشمن کو اپنے ساز و سامان اور مادی ذرائع پر گھمنڈ ہے۔ لیکن ہمیں اپنے خدا پر بھروسہ ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ اور دلیری اور بشاشت کے ساتھ موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آگے بڑھتے چلے جائیں۔ یاد رکھو! موت سے مومن کبھی نہیں ڈرا کرتا۔ کیونکہ یا تو وہ جنگ میں فتح حاصل کرتا ہے اور یا پھر شہید ہو کر اپنے خدا کے پیار کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ بظاہر حالات خواہ کچھ ہوں لیکن ہماری نظر جب آسمان کی طرف جاتی ہے تو وہاں تو ہمیں اپنے خدا کے پیار کا جلوہ ہی نظر آتا ہے۔ جو یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ گھبراتے کیوں ہو؟ اِنِّیْ قَرِیْبٌ میں تو تمہارے قریب ہوں۔ خدا کرے کہ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق ملے اور خدا کے پیار اور اس کی تائید و نصرت کے دروازے ہمیشہ ہی ہمارے لئے کھلے رہیں۔ آمین ؛

71

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۶ نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق ۲۶ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ رات سر میں درد کی شکایت رہی۔

احباب جماعت دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرمائے۔ اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین ؛

ضروری اعلان

بہت سے احباب جماعت ایسے ہیں جن کے بچے یا دیگر عزیز و اقارب تعلیم یا ملازمت وغیرہ کے سلسلہ میں انگلستان میں رہائش رکھتے ہیں۔ ایسے جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے عزیزوں کے پتہ جات سے لنڈن مشن کو آگاہ فرمائیں۔ تاکہ اگر ان کا مشن سے رابطہ نہ ہو تو رابطہ قائم کیا جا سکے یہ تعلق جماعتی اور تربیتی نقطۂ نگاہ سے بہت ضروری ہے۔ جن احباب کے عزیز حال ہی میں انگلستان آئے ہیں وہ خاص طور پر اس طرف توجہ فرمائیں۔

(امام مسجد لنڈن)

وقف عارضی میں شمولیت رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدہ داروں کو بھی چاہیئے۔ بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نباہنے کی توفیق عطا کرے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ ۲۶ اگست ۱۹۶۹ء)

درخواست ہے کہ جملہ احباب وقفِ عارضی کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ کیلئے لنڈن مشن کا ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے :-

THE LONDON MOSQUE 16 GRESSEN-
HALL ROAD, LONDON. SW18 5QL U.K

نیز تار کے لئے درج ذیل مختصر پتہ لکھنا کافی ہوتا ہے

ISLAMABAD LONDON

(امام مسجد فضل لنڈن)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ نبوت ۱۳۵۰ ہش

چاہ کُن را چاہ درپیش

جوکسی اَور کے گرانے کو کنواں کھودتا ہے اس کے اپنے گرنے کو گڑھا تیار رہتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا عملی ثبوت آئے دن منصۂ شہود پر آتا رہتا ہے۔ اس کے باوجود ایک عاقبت نااندیش انسان کی عقل پر ایسا پردہ پڑتا ہے کہ وہ آئے دن رونما ہونے والے ان واقعات سے کوئی سبق حاصل نہیں کرتا۔ وہ تعصب اور دشمنی میں اندھا ہو کر دوسروں کو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا اور بالآخر خود نقصان اُٹھا بیٹھتا ہے۔ جو خود اس کے اپنے لئے اندھے کنوئیں میں گرنے سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ یہ بات عاقبت نااندیش انسانوں کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے بلکہ عاقبت نااندیش قوموں کا بھی یہی وطیرہ ہوتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال بھارت کی موجودہ عاقبت نااندیش حکومت کی انتہائی معاندانہ روش ہے۔ اُسے پاکستان دشمنی نے یکسر اندھا کر رکھا ہے۔

یہ اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ مشرقی پاکستان میں علیحدگی پسندی کی تحریک خود بھارت نے اپنے ایجنٹوں اور پٹھوؤں کے ذریعہ چلائی اور جب پاکستان کی فرض شناس حکومت نے بروقت کارروائی کر کے اس سازش کو بے اثر بنا دیا اور پاکستان کی علاقائی سالمیت کے لئے جو زبردست خطرہ پیدا کر دیا گیا تھا اُس کا سدِّباب ہو گیا تو بھارت نے باغی عناصر کی سرکوبی کے سلسلہ میں پاکستان کے بنیادی حق اور اختیار کو تسلیم نہ کرتے ہوئے اپنی پوری فوجی طاقت پاکستان کی سرحدوں پر لا جمع کی۔ وہ افہام و تفہیم کی تمام پاکستانی اور بین الاقوامی تجاویز کو یکے بعد دیگرے مسترد کرتا چلا گیا۔ بلکہ الٹا تخریب کاروں کی آڑ میں اپنے مسلح فوجی گڑبڑ پھیلانے کی غرض سے مشرقی پاکستان میں داخل کر دیئے اور جب اس سے بھی کام نہ چلا تو اب اُس نے مشرقی پاکستان پر پوری قوت کے ساتھ چاروں طرف سے بھرپور حملہ کر دیا ہے۔ اُس کو دُکھ یہ ہے کہ پاکستان نے گنے چُنے باغی عناصر کے خلاف کیوں کارروائی کی اور اُنہیں کُھل کھیلنے کی کیوں اجازت نہ دی اور اس طرح مشرقی پاکستان پر قبضہ اور پاکستان کو ختم کرنے کے منصوبے کو کیوں خاک میں ملایا۔ اب وہ زور یہ دے رہا ہے کہ پاکستان گنے چُنے باغی عناصر کے آگے ہتھیار ڈال کر انہیں برسرِاقتدار آنے اور اس طرح پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے دے۔ ساری دُنیا اس کے اس طرزِ عمل کو سراسر پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دے رہی ہے اس کے باوجود وہ ہے کہ مشرقی پاکستان پر فوج کشی سے باز نہیں آ رہا اور پورے برصغیر ہی نہیں ایشیا کے امن کو خطرہ میں ڈالنے پر تلا ہوا ہے۔

وہ یہ سب کچھ اس امر کے باوجود کر رہا ہے کہ جو کنواں اس نے پاکستان کے لئے کھودا تھا اُس جیسے کئی کنوئیں چاہ کن را چاہ درپیش کے تحت اس کے اپنے لئے کُھد چکے ہیں۔ چنانچہ بھارت کے دار الحکومت دہلی سے شائع ہونے والا روزنامہ "الجمعیت" ان کنوؤں کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنی ۴ نومبر ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں "خطرناک تحریکیں" کے زیرِ عنوان ایک شذرہ میں رقمطراز ہے:۔

> "اس وقت ملک کے تین حصوں میں زیادہ اختیارات حاصل کرنے کے پردہ میں آزادی کی تحریک چل رہی ہے۔ مغربی بنگال کے مارکسی کمیونسٹ اسے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ پنجاب میں سکھ لیڈر آزاد سکھ ہوم لینڈ کے لئے تگ و دو کر رہے ہیں، تامل ناڈو میں بھی اسی رنگ کی تحریک چل رہی ہے مگر اس میں ابھی زور نہیں آیا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ہر آزادی کی تحریک کو کچل کر رکھ دے اور ہندوستان کے اٹوٹ پن پر آنچ نہ آنے دے۔"
> (الجمعیت ۴ نومبر ۱۹۷۱ء)

بھارت کی اس دورنگی کا جواب نہیں ہے کہ اگر مشرقی پاکستان کے بعض باغی عناصر اسے پاکستان سے الگ کر کے نام نہاد آزادی کے خواب دیکھیں تو پاکستان کی حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان باغی عناصر کی سرکوبی کر کے ملکی سالمیت کا تحفظ کرے۔ لیکن اگر خود بھارت کے مختلف علاقوں میں آزادی کی تحریکیں اُٹھیں تو بھارتی حکومت کا یہ حق اور اوّلین فرض ہے کہ وہ ان تحریکوں کو طاقت کے بل پر کچل کر رکھ دے اور ہندوستان کے "اٹوٹ پن" پر آنچ نہ آنے دے۔ پاکستان نے اس سے بڑھ کر اور کیا کیا ہے کہ جب مشرقی پاکستان کے بعض باغی عناصر نے بھارت کی شہ پر زیادہ اختیارات حاصل کرنے کے پردہ میں آزادی کی تحریک چلا کر پاکستان کی علاقائی سالمیت کو پارہ پارہ کرنا چاہا تو اُس نے بروقت کارروائی کر کے اس بغاوت کو کچل کر رکھ دیا۔ اور پاکستان کے اٹوٹ پن پر آنچ نہ آنے دی۔ جب پاکستان نے باغیوں کے ساتھ وہی کچھ کیا ہے جو بھارت اپنے ہاں آزادی کے خواہاں عناصر کے ساتھ کرنے کو اپنا جائز حق سمجھتا ہے تو پھر بھارتی حکومت کو اس پر کیوں اعتراض ہے۔ اگر وہ پاکستان کے بارہ میں اپنی ہٹ دھرمی کو جائز سمجھتا ہے تو اُسے چاہیئے کہ وہ مارکسی کمیونسٹوں کے مطالبہ پر مغربی بنگال کو آزاد کر دے۔ اسی طرح پنجاب میں سکھ ہوم لینڈ کی آزاد و خود مختار مملکت قائم ہونے دے اور تامل ناڈو کو بھی آزادی دے کر ان کی خود مختاری کو تسلیم کر لے۔ اگر ایسا کرنے میں بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہے تو ہونے دے۔ ورنہ وہ اس الزام سے بچ نہیں سکتا کہ بھارت ایک ایسا بنیا ہے جس کے لینے کے باٹ اور ہیں اور دینے کے اور۔

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ بھارت نے پاکستان کے لئے جو کنواں کھودنا چاہا تھا اُس جیسے کئی کنوئیں اُس کے اپنے لئے کُھد چکے ہیں اور چاہ کن را چاہ درپیش اس کے لئے نوشتۂ تقدیر بن چکا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ ان کنوؤں میں گر کر خود تباہ نہ ہو۔

دین کی جڑ اس کا ستون اور اسکی چوٹی

ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تفصیلی حدیث آئی ہے جس میں حضورؐ نے جنّت میں لے جانے والے اعمال کی نشاندہی فرماتے ہوئے دین کی جڑ اس کے ستون اور اس کی چوٹی پر بھی روشنی ڈالی ہے اور پھر آخر میں سارے دین کا خلاصہ چند لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے:۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: "لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ" وَاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ: تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ، وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا"، ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ، وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ "حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ" ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ: "رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِہَادُ"، ثُمَّ قَالَ: "اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ؟" قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَاَخَذَ بِلِسَانِہٖ قَالَ: "کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا" قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ اِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ؟ فَقَالَ: ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ"۔

(ترمذی کتاب الایمان باب فی حرمۃ الصلوٰۃ ص۶ ج۲)

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے اور دوزخ سے دُور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا نماز پڑھ باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ۔ اگر راستے کے لئے زادِ راہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق تجھے نہ بتاؤں۔ سُنو! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصّہ میں نماز پڑھنا اجرِ عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ الخ پھر آپؐ نے فرمایا کیا مَیں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں۔ مَیں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا مَیں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں۔ مَیں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ ضرور بتائیے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے (عربی میں یہ محاورہ پیار سے افسوس کے مقام پر بولتے ہیں) لوگ اپنی زبان کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی بُرے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک وقفِ جدید کے متعلق

حضرت المصلح الموعودؓ کی خواہشات اور عزائم

مرتبہ مکرم سعید احمد صاحب غازی منشی فاضل۔ شیرو کے ضلع شیخوپورہ

تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سب سے آخری یادگار تحریک ہے جو قیام احمدیت کی غرض وغایت (غلبۂ اسلام) کو وسیع رنگ میں پورا کر رہی ہے یہ تحریک حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس ملک میں وسیع پیمانہ پر

رشد و اصلاح

کی تڑپ اور اس کو عملی رنگ میں لانے کے اعزاز کی آئینہ دار ہے۔ اس لئے یہ جماعت کے جذبۂ قربانی اور اخلاص کو بطور خاص چاہتی ہے۔

اس تحریک کو حضرت مصلح موعودؓ کی خواہشات اور عزائم کی روشنی میں مختصراً چار حصوں میں تقسیم کر کے آپؓ کے اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ تحریک کی اہمیت

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ میں اس غرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

(الفضل ۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

حضور رضی اللہ عنہ نے احباب جماعت کو اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے۔ یہ مفت کا ثواب ہے جو نہیں مل رہا ہے اگر تم اسے نہیں لوٹو گے تو یہ تمہارے بجائے دوسروں کو دے دیا جائے گا۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

نیز فرمایا:۔

"میں جماعت کے دوستوں کو ایک بار پھر اس وقف کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑیگا"

حضور رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کے متعلق خدا تعالیٰ کی اس قیمتی تقدیر کا بھی ذکر فرمایا۔ یہ کام ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ کام خدا کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہیگا"

۲۔ تحریک کی اغراض

تحریک وقف جدید کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ

"اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹہ ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم اس نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لیکر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔!"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

اسی سال (۱۹۵۸ء) عید الاضحیہ کے خطبہ میں آپؓ نے جماعت کے سامنے یہ اہم اعلان فرمایا کہ

"میرا ارادہ ہے کہ پشاور سے کراچی تک اصلاح و ارشاد کا جال بچھا دیا جائے ... اسکے لئے بھی بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ تو اس کے لئے ہمیں ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔" (الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۹ء)

پھر حضور کا منشاء تھا کہ یہ تحریک ہمہ گیر ہو۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو۔

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

حضور اقدس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تحریک کے ذریعہ ملک میں ابتدائی تعلیم کی سطح پر ایک وسیع تعلیمی نظام رائج کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ آپؓ اس تحریک کے واقفین کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ چونکہ یہاں اردو میں پڑھائی ہے۔ اس لئے وہ نوجوان پرائمری تک اردو میں تعلیم دے سکیں گے اور ساتھ ہی وہ واعظ اور مبلغ بھی ہوں گے۔

(الفضل جنوری ۱۹۵۸ء)

حضور نے اس تعلیمی نظام کو وسیع تر کرنے سے متعلق اپنا اس خواہش و عزم کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

اگر ہم صرف بیس سکول کھول دیں اور پندرہ ۱۵ پندرہ ۱۵ میل کے دائرہ میں ایک سکول رکھیں تو ۳۰۰ میل تک ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اگر ۲۰ سکول ایک طرف ہوں۔ اور ۲۰ سکول دوسری طرف ہوں تو ۳۰۰ میل ادھر اور ۳۰۰ میل ادھر ہمارا دائرہ بڑھ جاتا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ہمارا دائرہ ۱۰۵ ہزار مربع میل تک وسیع ہو جاتا ہے اور سارے پنجاب کا رقبہ ۶۲ ہزار مربع میل ہے۔ غرض اگر ہم اس تجویز پر عمل کریں تو رفتہ رفتہ سارا مشرقی اور مغربی پاکستان اسکے احاطہ میں آ جاتا ہے۔ پس جب تک ہم اس جال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ (ایضاً)

۳۔ چندہ وقف جدید

آپ اس تحریک کے چندہ کے لئے جماعت کو ترغیب دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"جو رقم میں نے تجویز کی ہے۔ وہ بہت معمولی ہے۔ یعنے صرف چھ روپے سالانہ ہے۔ تحریک جدید میں اس وقت بیس بائیس ہزار آدمی چندہ دیتے ہیں اگر زور دیا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ اس سکیم میں ایک لاکھ آدمی چندہ دینے لگ جائیں۔ تحریک جدید کی رقم بہت زیادہ ہوتی ہے اس میں بعض لوگ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ بلکہ سو سو روپیہ بھی دیتے ہیں۔ یہ رقم چونکہ کم ہے اس لئے کوئی بعید نہیں کہ اس سکیم میں حصہ لینے والے ایک لاکھ ہو جائیں اگر ایک لاکھ احمدی چھ روپیہ سالانہ کے حساب سے چندہ دے تو چھ لاکھ روپیہ آ جاتا ہے۔!

حضور نے اپنی اس خواہش کا بھی اعلان فرمایا کہ

"میرا خیال ہے پانچ چھ لاکھ احمدی اس سکیم میں چندہ دینے لگ جائیں گے اور پھر ممکن ہے کہ وہ چندہ بڑھا کر دینے لگ جائیں۔ اگر ہر ایک احمدی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنے ۱۲ روپے سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں۔ تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے۔ یعنے چھ لاکھ روپیہ ماہوار۔ اور اس میں ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جگہ ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔

(الفضل خطبہ جمعہ جنوری ۱۹۵۸ء)

مشرقی پاکستان میں اس تحریک کو فروغ دینے کے لئے آپ نے فرمایا کہ

"یہ بھی ممکن ہے کہ مشرقی بنگال والے اپنا بوجھ خود اٹھا لیں اور وہ خود اس سکیم کے لئے رقم جمع کر لیں ایسٹ بنگال کا رقبہ صرف ۵۵ ہزار مربع میل ہے۔ اگر ایک لاکھ آدمی اسکیم میں حصہ لے تو ان کا کام چل سکتا ہے۔ ... بلکہ پچاس ہزار آدمی بھی حصہ لے تو ایسٹ پاکستان اپنے کام کو سنبھال سکتا ہے۔" (ایضاً)

حضور نے وقف جدید کے کام کی وسعت کا اندازہ کر کے فرمایا۔

اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے لئے ہمیں ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔

(۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

۴۔ اس تحریک میں زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت

اس سکیم کے ماتحت آپ جماعت کے مخلص اور اسلام و احمدیت کی اشاعت و ترقی کے لئے اپنے دل میں تڑپ رکھنے والے افراد کو دعوت وقف دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں چاہتا ہوں کہ اگر کچھ نوجوان ایسے ہوں جن کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ اور حضرت شہاب الدین صاحب سہروردیؒ کے نقش قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریک جدید کے ماتحت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدِ محترم قریشی عبدالعزیز صاحب مرحوم کی یادیں

(مکرم قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے والدم محترم ڈاکٹر قریشی عبدالعزیز صاحب میڈیکل پریکٹیشنر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۴ اور ۱۵ نومبر ۱۹۸۱ء کی درمیانی شب (۲۵ رمضان المبارک) مختصر علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

والد صاحب مرحوم ضلع امرتسر میں ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جس میں پیری مریدی کا سلسلہ تھا اور مخصوص مذہبی ماحول میں پرورش پانے کی وجہ سے آپ کی طبیعت میں مہدی موعود کے بارے میں پرانے غلط عقائد بڑی سختی سے راسخ تھے اسی وجہ سے آپ دیر تک احمدیت کو قبول نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْہِمْ مِنَ السَّمَآءِ کے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں ہزاروں افراد کو احمدیت کی نعمت سے نوازا ہے۔ آپ کو بھی ایک خواب کے ذریعہ ۱۹۳۱ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کے ننھیال کھیرد چیچی نزد قادیان میں تھے۔ جہاں ایک بڑی جماعت احمدیوں کی موجود تھی۔ والد صاحب محترم جب بھی وہاں جاتے تو جماعت احمدیہ کے افراد سے شب و روز بحث مباحثہ رہتا۔ وہاں پر ایک صاحب نواب دین نمبردار تھے جو والد صاحب کے دوست تھے۔ ان کے متعلق والد صاحب کو ایک دن معلوم ہوا کہ وہ قادیان جا کر بیعت کر آئے ہیں۔ والد صاحب اسی وقت ان کے گھر گئے تو اس وقت نواب دین صاحب مذکور قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے۔ والد صاحب نے ان کے ہاتھ سے قرآن کریم پکڑ کر کہا کہ میں اس قرآن کریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم نے غلط راستہ اختیار کیا ہے اور مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) (نعوذ باللہ) جھوٹے ہیں۔ اس واقعہ کے ایک دو روز بعد آپ رخصت ختم ہونے پر موضع نیر سنگھ ضلع لاہور آ گئے جہاں کہ آپ سول ڈسپنسری میں تعینات تھے۔ وہاں پہلی رات ہی آپ کو خواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آئے۔ حضور نے آپ کو مخاطب کر کے خواب میں فرمایا "عبدالعزیز تمہیں کیا حق تھا کہ قرآن اٹھا کر کہتے کہ میں جھوٹا ہوں"۔ آپ اسی وقت رات کو ہی وہاں سے چل پڑے اور قادیان پہنچ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

بیعت کے بعد آپ نے اخلاص میں جلدی جلدی ترقی کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ۱۹۵۰ء میں آپ ربوہ تشریف لے آئے اور یہیں کے ہو کر رہے۔ ربوہ میں سب سے پہلے پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنر آپ ہی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی اور علاج بھی سستا کرتے تھے جس کی وجہ سے ربوہ اور ماحول ربوہ میں خاصے مقبول تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ مریض کو ایسے رنگ میں تسلی دیتے تھے کہ اس کے اندر قوت مدافعت پیدا ہو جاتی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کے والد صاحب تو آدھا علاج باتوں کے ذریعہ کر دیتے ہیں۔ آپ کے فیض سے چونکہ غریب طبقہ بالخصوص متمتع تھا اس لئے انہوں نے آپ کی وفات سے پیدا شدہ کمی کو بالخصوص محسوس کیا ہے۔ مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی وکیل التعلیم نے فرمایا کہ ان کی حیثیت ایک INSTITUTION (ادارہ) کی تھی۔

۱۹۴۴ء میں خاکسار راقم الحروف نے زندگی وقف کرنے سے قبل آپ کی خدمت میں اجازت کے لئے لکھا۔ گو اس وقت بعض خاندانی مشکلات درپیش تھیں اور گورنمنٹ ملازمت چھوڑنے کا سوال تھا۔ مگر آپ نے نہ صرف بخوشی اجازت دی بلکہ حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

مرحوم خلافتِ احمدیہ کے جان نثار فدائیوں میں سے تھے اور عاشقانہ رنگ رکھتے تھے۔ ذی القربیٰ کے حکم پر عمدگی سے عمل پیرا تھے۔ بڑے مشفق باپ تھے۔ رشتہ داروں عزیزوں کا خاص خیال رکھتے تھے اور ساری عمر بیوہ ہمشیرگان کی اپنی استطاعت سے بڑھ کر مدد کرتے رہے۔ اکرام ضیف بھی آپ کا خاص وصف تھا۔

صحت خدا کے فضل سے تقریباً آخر وقت تک اچھی رہی۔ طبیعت بڑی مستعد تھی۔ ہر تقریب۔ جلسہ اور تقریب میں ضرور حاضر ہوتے تھے اور صف اول میں بیٹھتے تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت تھی فارغ وقت میں بلند آواز سے دکان پر قرآن کریم پڑھتے رہتے تھے۔

نیک انجام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی زندگی میں ہی بشارت دے دی تھی۔ چنانچہ وفات سے کچھ وقت قبل فرمایا کہ میرے اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے میرے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کر لیا ہے۔ وحسن اولئک رفیقاً۔

وفات سے قبل علاج کی غرض سے لاہور میں مقیم تھے۔ لاہور میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد تابوت ربوہ لے جایا گیا ۱۵ نومبر بروز دوشنبہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آنے پر حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے دعا کروائی۔

حی و قیوم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور باقی ہر شے کو فنا ہے۔ کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ آپ کا نیک انجام اور حسن اختتام ہمارے لئے باعث اطمینان ہے تاہم جدائی کا صدمہ ایک فطرتی تقاضہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ۔

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

یکم نومبر سے مجلس کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ قائدین ابتدائے سال سے ہی مجلس کے کام کو سنبھالیں۔ آج کا کام کل پر نہ ڈالنے کے اصول پر عمل کرتے ہوئے مجالس مقامی کو شروع سے ہی بیدار رکھیں۔ اس بات کی نگرانی فرمائیں کہ ان کے ضلع کی ہر مجلس اپنی ماہانہ کارگذاری کی رپورٹ مرکز میں ضرور ارسال کرے۔

قائدین اضلاع سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ مجالس کی نگرانی اور راہنمائی کے ساتھ ساتھ اپنی کارگذاری سے بھی مرکز کو باخبر رکھیں گے اور ہر ماہ کے اختتام پر اپنی کارگذاری کی رپورٹ بھی مرکز میں بھجوائیں گے۔ اس بارہ میں ہرگز تساہل سے کام نہ لیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ امسال مجالس کی کارگذاری کی رفتار ہر جہت سے ترقی کرے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اعلانِ نکاح

عزیز صاحبزادہ سید عبدالحی لطیف ابن صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف کا نکاح عزیزہ سیدہ عارفہ بخاری بی۔ اے۔ بنت سید واجد علی صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ ۲۲/۱۱/۸۱ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر دو ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھایا۔ جماعت کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور موجب ثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین۔

گمشدہ گھڑی

میری ایک گھڑی SEIKO بروز اتوار مورخہ ۲۱/۱۱/۸۱ گولبازار سے مسجد اقصیٰ کی طرف آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئی ہے جس صاحب کو ملی ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ (طارق حسن ۱۴/۲ دارالبرکات ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

وقف کرتے ہیں وہ اپنی زندگیاں براہ راست میرے سامنے وقف کریں تا کہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں ہمارا ملک آبادی کے لحاظ سے ویران نہیں ہے۔ لیکن روحانیت کے لحاظ سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی ایسی ہی چشتیوں کی ضرورت ہے۔ سہروردیوں کی ضرورت ہے اور نقشبندیوں کی ضرورت ہے۔ اگر یہ لوگ آگے نہ آئے ...... تو یہ ملک روحانیت کے لحاظ سے اور بھی ویران ہو جائے گا۔

(الفضل ۶ فروری ۱۹۵۸ء)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان وصایا اور سیکرٹری صاحبان مال اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۶۳

میں سید محمود احمد ولد سید ناظر حسین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال بعیت پیدائشی ساکن کالووالی سیداں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو .... اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: سید محمود احمد ناظم آباد۔ ڈرگ کالونی کراچی
گواہ شد: حسن محمد لئیق ڈرگ کالونی۔ کراچی
گواہ شد: محمد یعقوب ڈرگ کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۶۲

میں نعیمہ نوید بنت نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۷/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) انگوٹھی طلائی مالیتی ۷۰/۰۰ روپے
(۲) ایک جوڑا طلائی بالیاں ۷۰/۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نعیمہ نوید
گواہ شد: عبدالسلام بھٹی دارالصدر شمالی ربوہ
گواہ شد: شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۶۱

میں سیدہ راشدہ محمود زوجہ سید محمود احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بعیت پیدائشی ساکن کالووالی سیداں خورد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

روپے
(۱) حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار -/۵۰۰۰
(۲) زیور طلائی وزنی دس تولے آٹھ ماشے -/۱۶۰۰،

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سیدہ راشدہ محمود ناظم آباد ڈرگ کالونی کراچی۔
گواہ شد: سید محمود احمد خاوند موصیہ ڈرگ کالونی کراچی
گواہ شد: حسن محمد لئیق ڈرگ کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۶۵

میں محمود احمد قریشی ولد مسعود احمد صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بعیت پیدائشی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۷/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵ روپے بطور جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمود احمد قریشی دستگیر سوسائٹی کراچی۔
گواہ شد: کوثر باجوہ کراچی فیڈرل بی ایریا
گواہ شد: عبدالسلام اختر ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب۔ دستگیر سوسائٹی۔ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۶۶

میں شمیم اختر بنت حیات محمد صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بعیت پیدائشی۔ ساکن نصیر آباد کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۷/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور جیب خرچ -/۱۰ روپیہ ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامۃ: شمیم اختر کراچی۔

گواہ شد: حیات محمد ولد محمد عبداللہ کراچی
گواہ شد: مبارک احمد ولد حیات محمد کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۵۶۷

میں ملک حفیظ الرحمن صاحب ولد حاجی ملک عبدالرحیم صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ دکانداری عمر ۳۹ سال بعیت پیدائشی ساکن گولی مار کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ملک حفیظ الرحمن گولیمار کراچی
گواہ شد: محمد سعید شاہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔
گواہ شد: سید سخاوت علی شاہ ناظم آباد کراچی۔

حب مقوی اعصاب

مقوی اعصاب۔ فالج۔ لقوہ۔ کسی اعضاء کا کمزور ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کا سُن ہونا اعصابی اور جوڑوں کی دردوں میں اکسیر ہے۔ -/۴ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

هوالشافی — رائے ۳

"بواسیر" PILES کی مشہور دوا

"..... پائلز کیور ..... ہم اپنے مریضوں کو استعمال کروا رہے ہیں۔ بہت اچھی دوائی ہے۔"
اقتباس خط حکیم محمد حاذق حسن صاحب کریمی دواخانہ ہائی سٹریٹ ساہیوال۔ دس روپے میں پائلز کیور کا چار کیپسولز کا مکمل کورس ہر شہر میں اچھے دوا فروشوں سے مل سکتا ہے۔

دوا پائلز کیور PILES CURE اور دوا ساز کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کا نام یاد رکھیں ملتے جلتے نام اور پیکنگ کے ساتھ نقلی دوا بھیجنے والوں سے بچیں نیز ان کا محاسبہ بھی کریں۔ کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور / کراچی۔ تقسیم کنندگان: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹ گولیاں ۲۰ روپے **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع دیناج پور میں ہلی کے علاقہ کو دشمن سے خالی کرا لیا گیا

جیسور میں بھارتی فوج آگے بڑھنے میں ناکام رہی

راولپنڈی ۲۶ر نومبر۔ حکومت پاکستان کے ترجمان نے مشرقی پاکستان کی تازہ ترین صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ بھارتی فوج نے ضلع دیناج پور میں ہلی کے علاقے سے دشمن کو باہر نکال دیا ہے اور اسے بھاری جانی نقصان پہنچایا ہے۔ اس علاقہ میں ایک چوکی پر دوبارہ پاکستان کا قبضہ ہو گیا ہے۔

جیسور کے علاقہ میں دشمن کو آگے بڑھنے میں سخت ناکامی ہوئی ہے تاہم وہاں ابھی تک جنگ جاری ہے۔

ضلع سلہٹ کے مختلف مقامات پر دشمن کی فوج جمع ہو رہی ہے اور وہ اپنا دباؤ برابر بڑھانے کی کوشش میں ہے تاہم ابھی تک صورت حال قابو میں ہے اور پورے مشرقی پاکستان میں کسی بھی جگہ دشمن پیش قدمی کرنے اور پاکستانی علاقہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔

بی بی سی کے مبصر نے آج پاکستانی فوج کے ترجمان کے حوالہ سے بتایا کہ ہندوستان نے مشرقی پاکستان کے پانچ علاقوں پر حملہ کیا تھا لیکن وہ بُری طرح ناکام رہا۔ انہیں بھی اپنے پاؤں نہیں جما سکا۔

مبصر نے اعتراف کیا کہ جس وسیع پیمانے پر یہ حملے ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں محض چھاپہ ماروں کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

بھارتی فوج جیسور پر بہت بڑا حملہ کرنیوالی ہے؟

لندن ۲۶ر نومبر۔ بی بی سی نے اپنے کلکتہ کے نمائندے کے حوالہ سے بتایا کہ جیسور میں ہندوستانی فوج بھاری حملہ کر کے پاکستانی فوج کے اس اہم مرکز کو محصور کرنے کی کوشش کرنے والی ہے۔ چنانچہ ہندوستانی اخبارات میں متوقع حملہ کی خبریں متواتر شائع ہو رہی ہیں۔ مبصرین نے کہا ہے کہ گو اس حملہ کو بھی مکتی باہنی کی طرف منسوب کیا جائیگا۔ لیکن جتنے وسیع پیمانے پر اس حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا حملہ چھاپہ مار ہرگز نہیں کر سکتے جب تک کہ بھارتی فوج اس میں شامل نہ ہو۔

پورے صوبہ میں بلیک آؤٹ کی پابندیوں کی خلاف ورزی پر قید سخت اور جرمانے کی سزا دیجائیگی

لاہور ۲۶ر نومبر۔ حکومت پنجاب نے یہ اعلان کیا ہے کہ پورے صوبہ میں بلیک آؤٹ کی (رات کو روشنی ڈھانپنے کی) پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ یہ پابندی تا اطلاع ثانی جاری رہے گی اور خلاف ورزی کرنے پر چھ ماہ قید بامشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔

بھارت تصادم کے دائرہ کو بڑھانے پر تلا ہوا ہے
سلامتی کونسل کے صدر کے نام حکومت پاکستان کی یادداشت

واشنگٹن ۲۶ر نومبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے آغا شاہی نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام حکومت پاکستان کی طرف سے ایک یادداشت دی ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہندوستان پاکستان کے ساتھ اپنے تصادم کے دائرہ کو بڑھانے پر تلا ہوا ہے اسکی مسلح فوجوں نے بین الاقوامی سرحد پار کر کے پاکستانی علاقوں پر حملہ کیا ہے۔ ان سنگین واقعات کے ساتھ ہی حکومت پاکستان نے سلامتی کونسل کے صدر کی توجہ ان امور کی طرف بھی مبذول کرائی ہے (۱) ہندوستانی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے اپنے ایک بیان میں یہ اعتراف کر لیا ہے کہ ان کی حکومت مشرقی پاکستان کو پاکستان سے علیحدہ کرنا چاہتی ہے (۲) ہندوستان کو ایک بیرونی ملک سے بھاری تعداد میں سامان جنگ مہیا ہو رہا ہے (۳) ہندوستان نے مشرقی پاکستان کے باغی عناصر کی فوجی امداد میں بہت اضافہ کر دیا ہے (۴) بھارت نے اپنی ریزرو فوج بھی طلب کر لی ہے، اپنے سرحدی دیہات کو وہ خالی کرا رہا ہے اسلحہ تقسیم کیا جا رہا ہے اور بلیک آؤٹ کی مشقیں کی جا رہی ہیں یادداشت میں کہا گیا ہے کہ ان حقائق کی روشنی میں بھارت کے جارحانہ رویہ کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے آخر میں درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس یادداشت کو ایک دستاویز کے طور پر سلامتی کونسل کے تمام ممبروں تک پہنچا [illegible]

اسلام موجودہ اقتصادی مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے

مجلس اقتصادیات کے افتتاحی اجلاس میں پرنسپل صاحب کی تقریر

مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج کا افتتاحی اجلاس ۱۵ر نومبر بروز اتوار [illegible] بجے شام زیر صدارت صدر صاحب سوسائٹی منعقد ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج تھے۔ اجلاس کے شروع میں چوہدری سلطان احمد صاحب پروفیسر انچارج مجلس اقتصادیات نے مہمان خصوصی سے سوسائٹی کے صدر منور احمد چوہدری کا تعارف کرایا۔ پروگرام کی ابتداء تلاوت قرآن پاک سے ہوئی۔ اس کے بعد سوسائٹی کے صدر نے مہمان خصوصی سے سوسائٹی کے ممبران کا تعارف کرایا بعد ازاں مہمان خصوصی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اقتصادی مسائل کو حل کرنے کے لئے ہمیں ایسا نظام تلاش کرنا چاہیئے جو عین اسلامی ہو کیونکہ اسلام نے جو اقتصادی نظام پیش کیا ہے وہی ہمارے مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ آخر میں پروفیسر عطاء اللہ صاحب نے دعا کرائی۔ اور اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

(عبدالجلیل ظفر سیکرٹری اکنامکس سوسائٹی)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

۳۰ر نومبر کی تاریخ یاد رکھیں

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بطور یاد دہانی التماس ہے کہ ۳۰ر نبوت (نومبر) تک نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے وعدہ کی ساٹھ فیصد وصولی ضرور کر لیں۔ پوری توجہ اور کوشش سے وصولی کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تقرر ناظم انصار اللہ ضلع ساہیوال

مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ [illegible] نے مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب [illegible] کو ۳۱ر فتح ۱۳۵۲ ہش [illegible] تک کے لئے ناظم انصار اللہ [illegible] مقرر فرمایا ہے۔

جملہ مجالس انصار اللہ ضلع ساہیوال سے درخواست ہے کہ مکرم ناظم صاحب انصار اللہ سے تعاون فرمائیں۔ (ناظم عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ منتہا ز اختر کو لاہور سے ربوہ آتے ہوئے ۱۸ر نومبر کو بس کا حادثہ پیش آیا ہے [illegible] چوٹیں آئی ہیں اسے [illegible] گیا ہے احباب [illegible] اسے کامل و عاجل [illegible]

([illegible] منصور شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ضروری اعلان

ایسے احباب جو جلسہ سالانہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی درخواستیں حسب ذیل کوائف کے ساتھ مقامی پریذیڈنٹ صاحب سے تصدیق کے بعد مکرم ناظر صاحب امور عامہ کے توسط سے خاکسار کو ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۱ء تک بھجوا کر مشکور فرماویں۔

۱۔ نام خواہشمند ۲۔ اپنی غیر حاضری میں معاون کا نام ۳۔ دکان کس چیز کی ہوگی ۴۔ نرخ جس پر وہ فروخت کرنا چاہیں گے۔ نوٹ: یہ خیال رہے کہ سگریٹ، پٹاخے، غبارہ گیس اور نشانہ بازی کی اجازت نہ ہوگی۔ خلاف ورزی کرنے والے کا اجازت نامہ فوراً منسوخ کر دیا جائے گا۔ (ناظم بازار جلسہ سالانہ)